



کلامات عظیم فاروق اعظم

رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ



شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعویٰ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوطالب
محمد الیاس عطاء قادری رضوی
فاضل بن عاصی

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
آمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

کرایفاؤن عظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (48 صفحات) مکمل پڑھ لیجئے

ان شاء اللہ عزوجل آپ اپنے دل میں حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے جذبہ عقیدت و محبّت کو فُزوں تر ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

درودِ پاک کی فضیلت

وزیرِ رسالت مآب، آسمانِ صحابیت کے درخشاں ماہتاب، نظامِ عدل کے

آفتابِ عالمتاب، امیرُ المؤمنین، حضرت سید ناصر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں: إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَااءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعُدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّىٰ تُصْلَىٰ عَلٰى نَبِيِّكَ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

یعنی بے شک دعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور

اس سے کوئی چیز اور کی طرف نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر

(ترمذی ج ۲ ص ۲۸ حدیث ۴۸۶)

درودِ پاک نہ پڑھ لو۔

مدینہ

لے یہ بیان امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطا قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے علمی مدنی مرکز فیضان مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہفتاد و سو سو بھرے اجتماع 09-17/17-09 ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۹ھ میں فرمایا۔ خروجی ترمیم کے ساتھ تحریک اخراج خدمت ہے۔ مجلس مکتبۃ المدینہ

فرمانِ مصطفیٰ مائی اللہ تعالیٰ علیہ والو سلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھا لیا عزوجل اُس پر دُرود حتمی بھیجا ہے۔ (سلم)

حضرت علامہ کفایت علی کافی علیہ رحمۃ اللہ الشانی فرماتے ہیں:-

دعا کے ساتھ نہ ہو وے اگر درود شریف نہ ہو وے خشتر تک بھی برآور حاجات

قبویت ہے دعا کو دُرود کے باعث یہ ہے دُرود کہ ثابت کرامت و مَکات

صلوٰۃ علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

صدائے فاروقی اور مسلمانوں کی فتح یابی

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 346 صفحات پر مشتمل

کتاب ”کراماتِ صحابہ“ صفحہ 74 پر شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبداً لمصطفیٰ اعظمی

علیہ رحمۃ اللہ القوی تحریر فرماتے ہیں جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے: امیر المؤمنین، حامی دین

متین، محبُّ اُسلیمین، غیظُ المُنَافِقین، امامُ الْعَاوِلِین، حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک لشکر کا سپہ سالار (کمانڈر) بنانے کا

سرزمین ”نہاؤند“ میں جہاد کے لئے روانہ فرمایا۔ سپہ سالار لشکر اسلامیہ حضرت سیدنا

ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گفارنا نہجgar سے بر سر پیکار تھے کہ وزیر رسول انور حضرت سیدنا

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد تبوی الشریف علی صاحبِها الصلوٰۃ والسلام کے منبرِ اٹھر پر

خطبہ پڑھتے ہوئے اچانک ارشاد فرمایا: ”یا ساریۃ الجبل“ یعنی اے ساریہ! پھاڑ کی طرف پیٹھے

کرو، حاضرین مسجد حیران رہ گئے کہ لشکر اسلام کے سپہ سالار حضرت ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لے دینے

لے برآور کا معنی ہے: پورا ہونا۔

فرمانِ حُصْنَةٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : جو شخص مجھ پر رُزو دپاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راست بھول گیا۔ (طریق)

تو مدینہ مُنورہ زادِ حَالَتِ اللَّهِ يَعْلَمُ فَأَوْتَعْظِيمَ سِنَكُرُوں میل دُورِ سر زمین ”نَهَاوَنْد“ میں
مصروف چہاڑیں، آج امیرُ الْمُؤْمِنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں کیونکر اور کیسے پکارا؟ اس
اُبھن کی تشقی تب ہوئی جب وہاں سے فتحِ نَهَاوَنْد حضرت سید ناصریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
قصد (یعنی نمایندہ) آیا اور اس نے خبر دی کہ میدانِ جنگ میں گُفارِ جنما کار سے مقابلے کے
دوران جب تمیں شکست کے آثار نظر آنے لگے، اتنے میں آواز آئی: ”یا سَارِيَةُ الْجَبَلِ
یعنی اے ساریہ! پہاڑ کی طرف پیچھے کرلو“، حضرت سید ناصریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ تو
امیرُ الْمُؤْمِنین، خلیفۃُ اُسْلَمِین حضرت سید ناصرِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز ہے
اور پھر فوراً ہی اپنے لشکر کو پہاڑ کی طرف پُشت (یعنی پیچھے) کر کے صفت بندی کا حکم دے دیا،
اس کے بعد ہم نے گُفارِ بدآطوار پر زور دار یلغار کر دی تو ایک دم جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور
توہڑی ہی دری میں اسلامی لشکر نے گُفارِ بکار کی فوجوں کو روند ڈالا اور عساکرِ اسلامیہ (یعنی
اسلامی فوجوں) کے قابوں کی تاب نہ لا کر لشکرِ اشرار میدان کا رزار سے راہ فرار اختیار
کر گیا اور افواجِ اسلام نے فتحِ مین کا ترقیم لہرا دیا۔

مراد آئی مرادیں ملنے کی پیاری گھری آئی
ملا حاجت رواہم کو دری سلطانِ عالم سا (ذوقِ نعمت)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

لِدَلِيلِ النُّبُوَّةِ لِلْبَيِّنَاتِ ج ۶ ص ۳۷۰، تاریخ دمشق لا بن عساکر ج ۴ ص ۳۳۶، تاریخُ الْخُلَفَاءِ

ص ۹۹، مشکاةُ التصانیع ج ۴ ص ۴۰۱، حدیث ۵۹۵۴، حجۃُ اللہ علی العالمین ص ۶۱۲

فرمانِ حُصْنَةٍ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْبَوْسِلَمْ : جس کے پاس میراً کرہوا اور اس نے مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھا تھیں وہ بخت ہو گیا۔ (ابن تی)

یتھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمُؤْمِنین، فاتحِ اعظم حضرت سید نافاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس عالیشان کرامت سے علم و حکمت کے کئی مَدَنی پھول چنے کو ملتے ہیں:

﴿۱﴾ امیرُ الْمُؤْمِنین، محبُّ اُسْلَمِیِّین، ناصِرِ دِینِ مُبِین حضرت سید ناعمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ زادِ اللہ شہر فاؤ تَعظیمًا سے سینکڑوں میل کی دُوری پر ”نہَا وَنْد“ کے میدان جنگ اور اس کے آخوں و کُنْفیّات کو دیکھ لیا اور پھر عساکرِ اسلامیہ کی مشکلات کا حل بھی فوراً لشکر کے سپہ سالار کو بتا دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اہلُ اللہ کی قوّتِ سَماعت و بصارت (یعنی سننے اور دیکھنے کی طاقت) کو عام لوگوں کی قوّتِ سَماعت و بصارت پر ہرگز ہرگز قیاس نہیں کرنا چاہئے بلکہ یہ اعتقاد رکھنا چاہئے کہ اللہ ربُّ الْعِزَّت عَزَّوجَل نے اپنے محبوب بندوں کے کانوں اور آنکھوں میں عام انسانوں سے بہت ہی زیادہ طاقت رکھی ہے اور ان کی آنکھوں، کانوں اور دوسرے اعضاء کی طاقت اس قدر بے مثُل و بے مثال ہے اور ان سے ایسے ایسے کارہائے نُمایاں آنجام پاتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر کرامت کے سوا کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا۔² وزیر شہنشاہ نبووت، رُکنِ قصرِ ملّت حضرت سید نافاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز سینکڑوں میل دُور نہَا وَنْد کے مقام پر پہنچی اور وہاں سب اہلِ لشکر نے اس کو سُنَا۔³ جانشینِ رسول مقبول، گلشنِ صحابیت کے مہکتے پھول، امیرُ الْمُؤْمِنین، حضرت سید ناعمر بن حطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بَرَکَت سے اللہ ربُّ الْعِزَّت عَزَّوجَل نے اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح و نصرت عنایت فرمائی۔

فرمانِ حُصْنَةٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر مرتبہ شام کو بیوپاک پڑھائے قیامت کے دن میری خفاقت ملے گی۔ (بیان از وادی)

(کراماتِ صَحَابَه ص ۷۴ تا ۷۶، مِرْقَادُ الْفَقَائِيْعَ ج ۱۰ ص ۲۹۶ تحت الحدیث ۵۹۵۴ مُلْخَصًا)

اللَّهُ عَزَّ ذَجَّلَ کی اُن پر رَحْمَتُ هُو اور اُن کے صَدَقَے هُماری بے حساب

مغْفِرَتُ هُو۔ اَمِينٌ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کس نے ذرروں کو اٹھایا اور سُخْرا کر دیا کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا

کس کی حکمت نے تیموں کو کیا دُرِّیتیم اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا

شوکتِ مَغْرُور کا کس شخص نے توڑا طلسم^(۱) مُنْبِدِم^(۲) کس نے الہی! قصر کسری^(۳) کر دیا

صَلَوَاعَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

سَيِّدُنَا عَمَرُ فَارِوقٌ اَعْظَمُ كَا تَعَارُفٌ

خلفیہ دُوْم، جانشین پیغمبر، وزیرِ نبیِّ اَطْهَر، حضرت سیدُنَا عَمَرُ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کُنیت ”ابو حُصْن“ اور لقب ”فاروقِ اعظم“ ہے۔ ایک روایت میں ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عنہ 39 مردوں کے بعد، خاتمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةُ اللَّعْلَمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کی دعا سے اعلانِ نبوّت کے چھٹے سال میں ایمان لائے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام

قبول کرنے سے مسلمانوں کو بے حد خوشی ہوئی اور ان کو بہت بڑا سہارا مل گیا یہاں تک کہ

حضور رَحْمَتِ عَالَمِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر حَرَامِ محترم میں

اعلانیہ نماز ادا فرمائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلامی جنگوں میں بجادہ انہ شان کے ساتھ

دینے

(۱) جادو (۲) گرانا (۳) بِدْشَوَارِیَانَ کَاجَل۔

فرمانِ مصطفیٰ علی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس سیر اور ہوا اور اس نے مجھ پر ذرود شریف شپڑھا اس نے جھاکی۔ (عبد الرزاق)

کفارِ نہنجار سے بسر پیکار رہے اور سروکائنات، شہنشاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اسلامی تحریکات اور لحاظ و جنگ وغیرہ کی تمام مخصوصیت بندیوں میں وزیر و مشیر کی حیثیت سے وفادار و فیق کا رہے۔ **حسین امّت، خلیفہ اول، امیر المؤمنین، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ** نے اپنے بعد حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ مُنتخب فرمایا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تختِ خلافت پر رونق افروزہ کر جائیں مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ترددتے داریوں کو بطریقِ احسن سر انجام دیا۔

نمازِ فجر میں ایک بدجنت ابوالٹو فیروزنامی (جو سی یعنی آگ پوچنے والے) کافرنے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خبر سے وار کیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرا دن شرفِ شہادت سے مشرّف ہو گئے۔ بوقتِ شہادت عمر شریف 63 برس تھی۔ حضرت سیدنا صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور گوہر نایاب، فیضانِ نبوٰت سے فیضیاب خلیفہ رسالت آب حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روضہ مبارکہ کے اندر کیم مُحَوَّمُ الحرام 24 ہجری اتوار کے دن حضرت سیدنا صہیب اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلوئے آنور میں مدفن ہوئے جو کہ سرکارِ انعام صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پہلوئے پاک میں آرام فرمائیں۔ (الریاض النصرۃ فی مناقب القشرون ج ۱ ص ۴۱۸، ۴۰۸، ۲۸۵، تاریخُ الْخُلُفَاءُ ص ۱۰۸ اورغیرہ)

اللہ عزوجل کی اُن پر حُمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ **امینِ بجاہ البی اَمِینِ اَمِین** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

فَرْمَانٌ فُصْطَلَفَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْوَسْلَمِ: جَوْمَجْهُ پَرْ دُبْرُ جَهَدُ رُدْ شَرِيفٍ پُرْ حَمَاسٍ مِنْ قِيمَتِكَ دَنْ أَسْ كَيْ غَطَا عَتْ كَرْوَنْ گَاَ.

قریبِ خاص

حضرت سید ناصیہ لیق آکبر اور حضرت سید نافاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دُغْبَرِی حیات میں بھی اور بعدِ ممات بھی سروِ کائنات، شہنشاہ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قریبِ خاص عطا کیا گیا پڑھناچے عاشقِ مصطفیٰ، فدائے جملہ صحابہ، محبت اولیاء و اُصفیاء شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ الرَّحْمَنُ فرماتے ہیں:-

محبوب رپِ عرش ہے اس سبزِ ثقبے میں پہلو میں جلوہ گاہِ عتیق و عمر کی ہے
سعدین کا قرآن ہے پہلوئے ماہ میں جھرمٹ کئے ہیں تارے تحلی قمر کی ہے^(۱)
کسی اور مجبت والے نے کہا ہے:-

حیاتی میں تو تھے ہی خدمتِ محبوبِ خالق میں

مرار اب ہے قریبِ مصطفیٰ فاروقِ اعظم کا

صلوٰعَلَى الْحَبِيبِ! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

صاحبِ کرامات

بارگاہِ نبوٰت سے فیضیاب، آسمانِ رفت کے درخشاں ماہتاب حضرت سید نا

عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عاشقِ اکبر حضرت سید ناصیہ لیق آکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد دینے

(۱) سعدین دو عید سیاروں کے نام ہیں۔ یہاں سعدین سے مراد حضرت سید ناصیہ لیق آکبر اور حضرت سید نافاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ماہ قمریٰ چاند روپی ذیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور تارے 70 ہزار ملائکہ میں جو مزار پُر اوار پر چھائے ہوئے ہیں۔

فرمانِ حُصُطَفَ علی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر رُودپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تھا رے لئے طہارت ہے۔ (ابی بیل)

تمام صَحَّابَةَ كَرَامَ عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانَ سَأْفَلُ ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صَاحِبُ الْكَرَامَ اور جامِعُ الْفَضَائِلِ وَالْكَمَالَاتِ ہیں۔ رَبِّ کائنات عَزَّوَجَلَ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیگر حُصُو صِیَّات کے ساتھ ساتھ بہت سی کرامات کا تاجِ فضیلت دے کر رسول سے مُمتاز فرمادیا۔

کرامَتِ حق ہے

زمانہ نبوَّت سے آج تک کبھی بھی اس مسئلے (مس۔ ۶۔ ل) میں اہلِ حق کے درمیان اختلاف نہیں ہوا سبھی کا مُتفقہ عقیدہ ہے کہ صَحَّابَةَ كَرَامَ عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانَ اور اولیاءِ عَظَامِ رَحْمَةِ اللَّهِ لِلْسَّلَامِ کی کرامتیں حق ہیں اور ہر زمانے میں اللہ و الوں کی کرامات کا صد و رواں ٹھہر ہوتا رہا اور ان شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَ قیامت تک کبھی بھی اس کا سلسلہ مُنقطع (من۔ ق۔ طع۔ یعنی ختم) نہیں ہوگا، بلکہ ہمیشہ اولیاءِ اللہ رحمہمُ اللہ سے کرامات صادر و ظاہر ہوتی رہیں گی۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

کرامَت کی تعریف

اب ان شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَ مَنْتَعِ عِلْمٍ وَهُنْ حَرَضَتِ سِيَّدُ نَعْمَرِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مزید چند کرامات بیان کی جائیں گی مگر پہلے ”کرامت“ کی تعریف سن لیجئے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ 58 پر صدرُ الشَّریعہ، بدُرُ الطَّریقہ، حضرت علامہ

فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو کہ تمہارا ذرہ و دمچھ تک پہنچتا ہے۔ (بلرانی)

مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِيُّ "کرامت" کی تعریف کچھ اس طرح بیان فرماتے ہیں: "ولی سے جو بات خلافِ عادت صادر ہو اُس کو "کرامت" کہتے ہیں۔" (بہار شریعت)

أَفْضَلُ الْأَوْلَيَاءِ

علماء و اکابرینِ اسلام رَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ کا اس پر اتفاق ہے کہ تمام صحابہؓ کرام رِضَوْنَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجَعِينَ "أَفْضَلُ الْأَوْلَيَاءِ" ہیں، قیامت تک کے تمام اولیاء اللہ رَحْمَهُمُ اللَّهُ اگرچہ درجہ ولایت کی بلند ترین منزل پر فائز ہو جائیں مگر ہرگز ہرگز وہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالاتِ ولایت تک نہیں پہنچ سکتے۔ اللہ ربُّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَّلَ نے مصطفیٰ جانِ رحمت، شیع بزمِ رسالت، نوشہ بزمِ جنتِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ کے علماء کو ولایت کا وہ بلند و بالا مقام عنایت فرمایا اور ان مُقدَّس ہستیوں رِضَوْنَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجَعِینَ کو ایسی ایسی عظیم الشان کرامتوں یعنی بُرُوریوں سے سرفراز کیا کہ دوسرے تمام اولیاءؓ کرام رَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ کے لئے اس معراجِ گمال کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اس میں شک نہیں کہ حضراتِ صحابہؓ کرام رِضَوْنَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجَعِینَ سے اس قدر زیادہ کرامتوں کا تذکرہ نہیں ملتا جس قدر کہ دوسرے اولیاءؓ کرام رَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ سے کرامتیں منقول ہیں۔ یہ واضح رہے کہ کثرتِ کرامت، افضلیتِ ولایت کی دلیل نہیں کیونکہ ولایت و رحیقت قُرْبَ بارگاہِ اَحَدِيَّتِ عَزَّوَجَّلَ کا نام ہے اور یہ قُرْبَ الْهَیِّ عَزَّوَجَّلَ جس کو جس قدر زیادہ

فرمانِ حُصْنَةٍ علی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے محو پر دس مرتبہ زرود پاک پڑھا لیا عزوجل اس پر سورجتیں نازل فرماتا ہے۔ (بڑانی)

حاصل ہوگا اُسی قدر اُس کا درجہ ولایت بُلند سے بُلند تر ہوگا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم جمعین چونکہ زگاہ نبوت کے آنوار اور فیضانِ رسالت کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوئے، اس لئے بارگاہِ ربِ لم یَرَلْ عَزَّوَجَل میں ان بُرگوں کو جو قرب و تقریب حاصل ہے وہ دوسراے اولیاءِ اللہ رحمہمُ اللہ کو حاصل نہیں۔ اس لئے اگرچہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم جمعین سے بہت کم کرامتیں مفتول ہوئیں لیکن پھر بھی ان کا درجہ ولایت دیگر اولیاءِ کرام رحمہمُ اللہ السلام سے حد درجہ افضل و اعلیٰ اور بُلند وبالا ہے۔

سرکارِ دو عالم سے ملاقات کا عالم عالم میں ہے معراجِ کمالات کا عالم
یہ راضی خدا سے ہیں خدا ان سے ہے راضی کیا کہنے صحابہ کی کرامات کا عالم
صلوٰاتٰ علی الحَبِيبِ ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

دریائے نیل کے نام خط

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 192 صفحات پر مشتمل کتاب، ”سو اربع کربلا“ صفحہ 56 تا 57 پر صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مزادا بادی علیہ رضمۃ اللہ تعالیٰ الہادی تحریر فرماتے ہیں: جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے: جب مصر فتح ہوا تو ایک روز اہل مصر نے حضرت سید ناصر عمر و بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی: اے امیر! ہمارے دریائے نیل کی ایک رسم ہے جب تک اُس کو ادا نہ کیا جائے دریا جاری نہیں رہتا۔ انہوں نے استفسار فرمایا: کیا؟ کہا: ہم ایک گنواری بڑی کو اُس

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والو سلّمٰ: جس کے پاس میراذ کرنا وارہ مجھ پڑ رہا شریف نہ پڑتے تو وہ لوگوں میں سے کوئی تین شخص ہے۔ (انجیل) (ب)

کے والدین سے لے کر عمدہ لباس اور نہیں زیور سے سجا کر دریائے نیل میں ڈالتے ہیں۔ حضرت سید نا عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اسلام میں ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا اور اسلام پر اپنی وابستیات رسول کو مٹاتا ہے۔ پس وہ رسم موقوف رکھی (یعنی روک دی) گئی اور دریا کی روانی کم ہوتی گئی یہاں تک کہ لوگوں نے وہاں سے چلے جانے کا قصد (یعنی ارادہ) کیا، یہ دیکھ کر حضرت سید نا عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر المؤمنین خلیفہ ثانی حضرت سید نا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں تمام واقع لکھ بھیجا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب میں تحریر فرمایا: تم نے ٹھیک کیا بے شک اسلام ایسی رسولوں کو مٹاتا ہے۔ میرے اس خط میں ایک رُقْعہ ہے اس کو دریائے نیل میں ڈال دینا۔ حضرت سید نا عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط پہنچا اور انہوں نے وہ رُقْعہ اس خط میں سے نکالا تو اس میں لکھا تھا: ”(اے دریائے نیل!) اگر تو خود جاری ہے تو نہ جاری ہوا اور اللہ تعالیٰ نے جاری فرمایا تو میں واحد و فَهَارَ عَوْجَلَ سے عرض گزار ہوں کہ تجھے جاری فرمادے۔“ حضرت سید نا عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ رُقْعہ دریائے نیل میں ڈالا ایک رات میں سولہ گز پانی بڑھ گیا اور یہ رسم مضر سے بالکل موقوف (یعنی ختم) ہو گئی۔ (العلمة لابی الشیخ الصبهانی ص ۳۱۸ رقم ۹۴۰)

چاہیں تو اشarrow سے اپنے، کایا ہی پلٹ دیں دُنیا کی

یہ شان ہے خدمت گاروں کی، سردار کا عالم کیا ہو گا

فرمانِ حُصْنَةٍ علی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: اس شخص کی ناک آلو دہ جس کے پاس میراذگر ہوا وہ مجھ پر زرود پاک نہ پڑھے۔ (حکم)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت سے معلوم ہوا کہ امیرُ الْمُؤْمِنِینَ حضرت سیدنا عمر فاروق عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکمرانی کا پرچم دریاؤں کے پانیوں پر بھی لہرا رہا تھا اور دریاؤں کی روانی بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نافرمانی نہیں کرتی تھی۔ نگاہِ نبوّت سے فیض و برکت یافتہ، بارگاہِ رسالت سے تعلیم و تربیت یافتہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حُسنِ ایمان کی بُرَکات تھیں، ربِ کائنات عزَّوجلَّ نے اہلِ مصر کو اس بُری رسم سے نجات عطا فرمائی۔

ہم نے تقدیر کی عادت کر لی آپ اپنے پہ قیامت کر لی میں چلا ہی تھا مجھے روک لیا ہرے اللہ نے رحمت کر لی (ذوقِ نعمت) **صلوٰاتٰ عَلَى الْحَبِيبِ!** صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

ناجائزِ رسم و رواج اور مسلمانوں کی حالتِ زاد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح اہلِ مصر میں دریائے نیل کو جاری رکھنے کے لئے رسم بد جاری تھی اسی طرح دور حاضر میں بھی بعض فتحج اور ناجائز رسومات زور پکڑتی جا رہی ہیں اور یہ خلاف شرعاً رسومات مسلمانوں کو پستی و بر بادی کے عمیق گڑھے کی طرف دھکیلیتی اور سنتِ رسول اللہ سے دور کرتی چلی جا رہی ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 170 صفحات پر مشتمل ایک زبردست کتاب ”اسلامی زندگی“ صفحہ 16 پر مفسر شہیر حکیم الامم حضرت مفتی احمد یارخان علیہ رحمۃ اللہ علیہ

فَرْمَانٌ مُصْطَلِّفٌ

عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْوَسْلَمُ: جِئْنَ بِجَهَنَّمَ وَبِجَهَنَّمَ دُوْبَارُ زَوْدِيَاكْ پِنْهَانَ أَسْ كَ دُوْسَالَ كَيْ نَاهَمَعَافَ بِهِوْنَ گَے۔ (کنز الدلیل)

نے بُری رسومات اور مسلمانوں کے بگڑے ہوئے حالات کی جو کچھ کیفیات بیان فرمائی ہیں ان کا خلاصہ کچھ یوں ہے: آج کون سا درد رکھنے والا دل ہے جو مسلمانوں کی موجودہ پستی اور ان کی موجودہ ذلت و خواری اور ناداری پر نہ کھتنا ہو اور کون سی آنکھ ہے جو ان کی غربت، مفلسی، بے روڑگاری پر آنسو نہ بھاتی ہو! حکومت ان سے چھرنی، دولت سے یہ محروم ہوئے، عزت و قار ان کا ختم ہو چکا، زمانے بھر کی مصیبت کا شکار مسلمان بن رہے ہیں، ان حالات کو دیکھ کر کیجھ منہ کو آتا ہے، مگر دوستو! فقط رو نے دھونے سے کام نہیں چلتا بلکہ ضروری یہ ہے کہ اس کے علاج پر غور کیا جائے۔ علاج کے لئے چند چیزیں سوچنی چاہئیں (۱) اصل بیماری کیا ہے؟ (۲) اس کی وجہ کیا؟ مرض کیوں پیدا ہوا؟ (۳) اس کا علاج کیا ہے؟ (۴) اس علاج میں پرہیز کیا کیا ہے؟ اگر ان چار باتوں میں غور کر لو تو سمجھ لو کہ علاج آسان ہے۔ کئی لیڈر ان قوم اور پیشوایاں ملک نے آقاؤم مسلم کے علاج کا پیردا اٹھایا مگرنا کامی ہی اور اللہ عزوجل کے جس کسی نیک بندے نے مسلمانوں کو ان کا صحیح علاج بتایا تو بعض نادان مسلمانوں نے اس کا مذاق اٹرایا، اس پر پھبھتیاں کسیں، زبان طعن دراز کی، غرضیکہ صحیح طبیبوں کی آواز پر کان نہ دھرا۔

مسلمانوں کی بادشاہت گئی، عزت گئی، دولت گئی، وقار گیا، صرف ایک وجہ سے دہی کہ ہم نے شریعتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسالم کی پیرودی چھوڑ دی، ہماری زندگی اسلامی زندگی نہ رہی۔ ان تمام حکومتوں کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں اللہ عزوجل کا خوف، نبی

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَحْمَدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرِيفٌ پُرَوْنَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ قَمَّ پُرَحَّتْ بَحِيجَّاً۔

کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی شرم اور آخرت کا ذرنا رہا۔ اعلیٰ حضرت، مجدد دین

و ملکت رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

اکھیل کو د دن لہو میں کھونا تجھے شب صحیح تک سونا تجھے

شم نبی، خوفِ خدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں (حدائقِ بخشش)

مسجدیں ہماری ویران، مسلمانوں سے سینیما و تماشے آباد، ہر قسم کے عیوب مسلمانوں

میں موجود، ناجائز رسمیں ہم میں قائم ہیں، ہم کس طرح عزت پاسکتے ہیں! جیسے کسی نے کہا ہے:

وائے ناکامی! متعاق کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساں زیاد جاتا رہا

3 بیماریاں

مسلمانوں کی اصل بیماری تو احکامِ خدا و سنتِ مصطفیٰ کو چھوڑنا ہے، اب اس

مَرْض کی وجہ سے اور بہت سی بیماریاں پیدا ہو گئیں۔ مسلمانوں کی بڑی بڑی تین بیماریاں

ہیں: اول روزانہ نئے نئے ندہوں کی پیداوار اور ہر آواز پر مسلمانوں کا آنکھیں بند کر کے

چل پڑنا۔ دوسرے مسلمانوں کی آپس کی ناچاقیاں، عداوتیں اور مُقدَّمہ بازیاں۔ تیسرا

جاہل لوگوں کی گھڑی ہوئی خلافِ شرع یا فضول رسمیں، ان تین قسم کی بیماریوں نے

مسلمانوں کو تباہ کر دیا، بر باد کر دیا، گھر سے بے گھر بنادیا، مقر و خلیل کر دیا غرضیکہ ذلت کے

گڑھے میں دھکیل دیا۔

فرمانِ حُصَطْفَهُ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْهُوَ سُلَّمَ : بِحَمْدِهِ كُثُرَتْ سَرْزُورِ پاکِ پُرْحُوبِ تَكْبِيْتِ هَمَارِ اَجْمَعِيْنَ پُرْزُورِ پاکِ پُرْحُوبِ تَبَارَعِيْنَ گَلِيلَهُ مُغْرِفَتْ هَبَهَ . (بِالْحَمْدِ).

مذکورہ بیماریوں کا علاج

پہلی بیماری کا علاج یہ ہے کہ ہر بد نہ ہب کی صحبت سے بچو، اُس عالمِ حق اور سُنّتِ المذہب

شخص کے پاس بیٹھو جس کی صحبتِ فیض اثر سے سر کارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْهُوَ سُلَّمَ کَعْشُقُ اُرَاقِبَاعِ شَرِيعَتِ کَا جَذَبَهُ پَیدَا ہو۔

دوسری بیماری کا علاج یہ ہے کہ اکثرِ قتنہ و فساد کی بُجود و چیزیں ہیں: ایک غصہ

اور اپنی بڑائی اور دوسرے حقوقِ شرعیہ سے غفلت۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ میں سب سے اوپنا

رہوں اور سب میرے حقوقِ ادا کریں مگر میں کسی کا حق ادا نہ کروں اگر ہماری طبیعت

میں سے غُرُور و رُقَبَر نکل جائے، عاجزی اور تو اُضع پیدا ہو جائے، ہم میں سے ہر شخص دوسرے

کے حقوق کا خیال رکھ لے اُن شَاءَ اللَّهُ عَزَّوجَلَّ کبھی جھگڑے کی نوبت ہی نہ آئے۔

تیسرا بیماری یہ ہے کہ ہمارے اکثر مسلمانوں میں بچے کی پیدائش سے لے کر

مر نے تک مختلف موقعوں پر ایسی تباہ کرن رسمیں جاری ہیں جنہوں نے مسلمانوں کی جڑیں

کھو کھلی کر دی ہیں۔ شادی بیاہ کی رسوم کی بدولت ہزاروں مسلمانوں کی جائیدادیں،

مکانات، دُکانیں سُودی قرضے میں چل گئیں اور بہت سے اعلیٰ خاندانوں کے لوگ آج

کرایے کے مکانوں میں گزر کر رہے ہیں اور ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ اپنی قوم کی اس

مصیبت کو دیکھ کر میرا دل بھر آیا، طبیعت میں جوش پیدا ہوا کہ کچھ خدمت کروں۔ روشنائی

کے چند قطرے حقیقت میں میرے آنسوؤں کے قطرے ہیں، خدا کرے کہ اس سے قوم کی

فِرْمَانٌ مُصْطَلِّفٌ مَنْ أَنْتَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْوَسْلَمُ: جس نے مجھ پر ایک بارڈ روپاک پر بِسْمِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ اس پر دوس حصیں بھیجا ہے۔ (سلم)

اصلاح ہو جائے، میں نے یہ محسوس کیا کہ بہت سے لوگ ان شادی یا اور دیگر فضول رسموں سے بیزار تو ہیں مگر برادری کے طعنوں اور اپنی ناک کٹنے کے خوف سے جس طرح ہو سکتا ہے قرض لے کر ان جاہلائی رسموں کو پورا کرتے ہیں۔ کوئی تو ایسا مرد مجاہد ہو جو بلا خوف و نظر ہر ایک کے طعنے برداشت کر کے تمام ناجائز و حرام رسموں پر لات مار دے اور سفت سرو رکا نات صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْوَسْلَمُ کو زندہ کر کے دکھادے کہ جو شخص سُنْت کو زندہ کرے اُس کو 100 شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔ کیونکہ شہید تو ایک دفعہ تلوار کا زخم کھا کر دنیا سے پردہ کر جاتا ہے مگر یہ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کا نیک بندہ عمر بھر لوگوں کی زبانوں کے زخم کھاتا رہتا ہے۔ واضح رہے کہ مُرَوْجَهِ رسمیں دو قسم کی ہیں: ایک تو وہ جو شرعاً ناجائز ہیں۔ دوسری وہ جو تباہ گن ہیں اور بہت دفعہ ان کے پورا کرنے کے لئے مسلمان سُودی قرض کی نحوست میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ سُودا لین دین گناہ کبیرہ ہے اور یوں یہ رُسُومات بہت ساری آفات میں پھنسادیتی ہیں، ان سے دوری ہی میں عافیت ہے۔

(اسلامی زندگی ص ۱۲ تا ۱۶ بتصریف)

(غلط وقیع رسموں کے نقصانات جانے اور ان کے علاج کی تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے

”مکتبۃ المدینۃ“ کی کتاب ”اسلامی زندگی“ بہتیہ حاصل کر کے مطالعہ فرمائیے)

شادیوں میں مت گنہ نادان کر خانہ بربادی کا مت سامان کر چھوڑ دے سارے غلط رسم و رواج سُتوں پر چلنے کا کر عہد آج خوب کر ڈکر خدا و مصطفیٰ دل مدینہ ان کی یادوں سے بنا (دعاں بخشش ص ۶۷۰)

صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

فَرَّقَانُ حُصْنَطَفَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْوَسْلَمِ: جِئَ بِكَتَابٍ مِنْ مُحَمَّدٍ رَوَدَوْبَاكَ لِكَلَّا تَجِدْ بَكَ إِذَا أَتَاهُمْ أَسْ مِنْ رَبِّهِمْ فَإِنَّهُمْ أَكْلَيْتُمْ إِنْتَفَارَكَرَتْ رَمِينْ گے۔ (طریق)

قبروالے سے گفتگو

مُدَّعَّاً رَسُولُ، رَفِيقُ رَسُولٍ، مُشَيرُ رَسُولٍ، جَالِ شَارِرِ رَسُولٍ، امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ سَيِّدُ نَعْمَرُ فَارُوقِ اَعْظَمِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اِيْكَ بَارِ اِيكَ صَاحِبِ (یعنی نیک پرہیز گار) نوجوان کی قبیر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: اے فلاں! اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نے وعدہ فرمایا ہے:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ تَرْجِمَةُ كَنزِ الْإِيمَانِ: اور جو اپنے رب کے ٹھوکر کھڑے ہونے سے ڈرے اُس کے لئے دُھنپیں ہیں۔

اے نوجوان! بتا! تیرا قبیر میں کیا حال ہے؟ اُس صاحبِ (یعنی باعمل) نوجوان نے قبیر کے اندر سے آپ (رضی اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) کا نام لے کر پکارا اور بآواز بلند و مرتبہ جواب دیا: قَدْ أَعْطَانِيْهِمَا رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ۔ میرے رب عَزَّ وَجَلَّ نے یہ دونوں جھنپیں مجھے عطا فرمادی ہیں۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۴۵ ص ۴۰)

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحْمَتْ ہو اور اُن کے صَدِّقے ہماری بے حساب

مغِفرتْ ہو۔ امِینِ بِجَاهِ الْبَيْنِ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْوَسْلَمِ

دے بہر عمر اپنا ڈر یا الہی

دے عشق شہ بخرو مر یا الہی

امِینِ بِجَاهِ الْبَيْنِ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْوَسْلَمِ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

فِرْمَانُ حُصَطَّفَ مَلِئُ اللَّهِ الْعَالِي عَلَيْهِ وَالْوَسْلَمُ: جس نے مجھ پر ایک بارہ روپاں پڑھا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (سلم)

سب سُبْحَنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ! کیا شان ہے فاروقِ اعظم حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کہ بعطا رہب اکبر عزوجل آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل قبر کے احوال معلوم کر لئے۔ اس روایت سے یہ بھی پتا چلا کہ جو شخص نیکیوں بھری زندگی گزارے گا اور خوفِ خدا عزوجل سے لرزائ و ترسائ رہے گا، بارگاہِ الہی عزوجل میں کھڑا ہونے سے ڈرے گا، وہ اللہ ربُ الْعَالَی عزوجل کی رحمتِ کاملہ سے دوچینوں کا حقدار قرار پائے گا۔ جوانی میں عبادت کرنے اور خوفِ خدا عزوجل رکھنے والوں کو مبارک ہو کہ بروز قیامت جب سورج ایک میل پر رہ کر آگ بر سار ہا ہو گا، سایہِ عرش کے علاوہ اُس جاں گرا (یعنی جان کو تکلیف میں ڈالنے والی) گرمی سے بچنے کا کوئی ذریعہ نہ ہو گا تو اللہ رحمٰن عزوجل ایسے خوش قسمت مسلمان کو اپنے عرش پناہ گا۔ اہل فرش کا سایہِ رحمت عنایت فرمائے گا جیسا کہ

سایہِ عرش پانے والے خوش نصیب

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 88 صفحات پر مشتمل کتاب ”سایہِ عرش کس کو ملے گا؟“ صفحہ 20 پر حضرت سیدنا امام جلال الدین سیوطی شافعی عائیہ رحمۃ اللہ علیہ انکافی نقل فرماتے ہیں: حضرت سیدنا مسلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف خط لکھا کہ ان صفات کے حامل مسلمان عرش کے سامنے میں ہوں گے: (آن میں سے دو یہ ہیں) (۱)..... وہ شخص جس کی نشوونما اس حال میں ہوئی کہ اُس کی صحبت، جوانی اور قوّت اللہ ربُ الْعِزَّت عزوجل

فرمانِ مُصطفیٰ علی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم : جو شخص مجھ پر دُرود پاک پڑھتا بھول گیا وہ حجت کا راست بھول گیا۔ (طریق)

کی پسند اور رضاوائے کاموں میں صرف ہوئی اور (۲) وہ شخص جس نے اللہ عزوجل کا ذکر کیا اور اُس کے خوف سے اُس کی آنکھوں سے آنسو بنتے۔

(مصنف ابن آبی شیبہ ج ۸ ص ۱۷۹ حدیث ۱۲)

یا رب! میں ترے خوف سے روتا رہوں ہر دم

دیوانہ شہنشاہ مدینہ کا بنا دے (وسائلِ بخشش ج ۱۰)

صلوٰعَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اچانک دو شیر آپ ہنچے

حضرت سیدنا ناصر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک شخص ڈھونڈ رہا تھا، کسی نے بتایا کہ کہیں آبادی کے باہر سورے ہوں گے۔ وہ شخص آبادی کے باہر نکل کر آپ کو تلاش کرنے لگا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس حالت میں پایا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر کے نیچے دُرہ رکھے ہوئے زمین پر سو رہے تھے، اُس نے نیام سے تکوار نکالی اور وار کرنا ہی چاہتا تھا کہ غیب سے دو شیر نہ دار ہوئے اور اُس کی طرف بڑھے، یہ منظر دیکھ کر وہ چیخ پڑا، اُس کی آواز سے حضرت سیدنا ناصر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہو گئے، اُس نے اپنا سارا واقعہ بیان کیا اور آپ کے دستِ حق پرست پر مسلمان ہو گیا۔ (تفسیرِ بیبریج ص ۴۳۳)

گھر والوں کو تَهَجُّد کیلئے جگاتے

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد ماجد

فرمانِ حُصْنَةٍ علی اللہ تعالیٰ علیہ والد و سلم : جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُز دیا کہ نہ پڑھ تھیں وہ بحث ہو گیا۔ (ابن سن)

حضرت سید نافاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو اٹھ کر نمازیں ادا فرماتے، اس کے بعد جب رات کا آخری وقت آ جاتا تو اپنے گھر والوں کو بیدار کر کے فرماتے کہ نماز پڑھو۔ پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کرتے:

وَأُمْرًا هَلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے گھر والوں کو عَلَيْهَا طَلَانَسْكَرِزْقَاطَنَجْنُونْ نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ہم تجھے روزی دیں گے

(پ ۱۶، طہ: ۱۳۲) اور انجام کا بھلا پر ہیز گاری کے لئے۔

(مؤطّا امام مالک ج ۱ ص ۱۲۳ حديث ۲۶۵)

امیر المؤمنین، امام العادیین، حضرت سید ناصر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمازوں کی خبر گیری کرنے کی ایک روایت اور ملا کاظمہ فرمائیے نیز اس کے مطابق عمل کا ذہن بنائیے چنانچہ امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحیح کی نماز میں حضرت سید نا سلیمان بن ابی حشمه رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں دیکھا۔ بازار تشریف لے گئے، راستے میں سید نا سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر تھا ان کی ماں حضرت سید تنا شفیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ صحیح کی نماز میں، میں نے سلیمان کو نہیں پایا! انہوں نے کہا: رات میں نماز (یعنی نفلیں) پڑھتے رہے پھر نیند آگئی، سید ناصر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: صحیح کی نماز جماعت سے پڑھوں یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ رات میں

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دوسری مرتبہ شام کروپاک پڑھائے قیامت کے دن میری خفاقت ملے گی۔ (بخاری و مسلم)

قیام کروں۔ (یعنی رات بھرنگیں پڑھوں) (موطّا امام مالک ج ۱ ص ۱۳۴ حدیث ۳۰۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سید ناصر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گھر جا کر خبر نکالی، اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شب بھرنو افل پڑھنے یا اجتماعی ذکر و نعت یا سٹوں بھرے اجتماع میں رات گئے تک شرکت کرنے کے سب صحیح کی نماز قضا ہو جانا گچا اگر فجر کی جماعت بھی چلی جاتی ہو تو لازم ہے کہ اس طرح کے مُستحبات چھوڑ کر رات آرام کر لے اور باجماعت نماز فجر ادا کرے۔

محبوبِ فاروقِ اعظم

فرمانِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ: مجھے وہ شخص محبوب (یعنی پیارا) ہے جو مجھے میرے عیب بتائے۔

شہید کا پیالہ

حضرت سید ناصر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں شہید کا پیالہ پیش کیا گیا، اُسے اپنے ہاتھ پر کھکھتیں مرتبہ فرمایا: ”اگر میں اُسے پی لوں تو اس کی حلاوت (یعنی لذت و مٹھاس) ختم ہو جائے گی مگر حساب باقی رہ جائے گا۔“ پھر آپ نے کسی اور کو دے دیا۔

(الزهد لابن المبارک ص ۲۱۹)

فانی دنیا کا نقصان برداشت کر لیا کرو

امیر المؤمنین، حضرت سید ناصر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے

فرمانِ حُصْنَفَى علی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میراً ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر ذرود شریف شپڑھا اس نے جھاکی۔ (عبدالرازق)

اس بات پر غور کیا ہے کہ جب دُنیا کا ارادہ کرتا ہوں تو آخرت کا نقصان ہوتا نظر آتا ہے اور جب آخرت کا ارادہ کرتا ہوں تو دُنیا کا نقصان محسوس ہوتا ہے پونکہ معاملہ ہی اسی طرح کا ہے الہاما تم (آخرت کا نہیں بلکہ) فانی دُنیا کا نقصان برداشت کر لیا کرو۔ (الرّہد للامام احمد ص ۱۵۲)

فاروقِ اعظم کا رونا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبوب جناب صادق و امین، سید النّاقبین، امیر المؤمنین، حضرت سید ناصر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قطعی جنتی ہونے کے باوجود خوفِ خدا عزوجل سے گریگناں رہتے بلکہ خشیتِ الہی عزوجل سے رونے کے سب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ پر انوار پر دوسیا لکیریں پڑگئی تھیں چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 695 صفحات پر مشتمل کتاب ”اللہ والوں کی باتیں“ جلد اول، صفحہ 123 پر حضرت سید ناصر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پاکیزہ زندگی کے ایک حسین اور لائق تقلید گوشے کا ذکر ہے: حضرت عبد اللہ بن عیینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ صاحبِ خوف و خشیت، تمجمِ راہ ہدایت، منفع علم و حکمت حضرت سید ناصر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ اقدس پر بہت زیادہ رونے کی وجہ سے ڈوکالی لکیریں پڑگئی تھیں۔ (الرّہد للامام احمد بن حنبل ص ۱۴۹)

رونے والی آنکھیں مانگورونا سب کا کام نہیں
فُکرِ محبت عام ہے لیکن سوزمحت عام نہیں

صلوٰا علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

فرمانِ حُصْنَةٍ

عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْوَسْلَمُ: جَوْمَجْهُ پَرَدُونْ جَهْدُ رَوْشَرِيفْ پَرَهْ گَامِیں قِیَامَتَ کے دَن اُس کی خَطَا عَتْ کروں گا۔ (کنزِ العِباد)

خود کو عذاب سے ڈرانے کا انوکھا طریقہ

حضرت سید ناصر بن حسن بصری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ التَّقِیٰ فرماتے ہیں: حضرت سید ناصر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسا اوقات آگ کے قریب ہاتھ لے جاتے پھر اپنے آپ سے سوال فرماتے: اے خطاب کے بیٹے! کیا تجھ میں یہ آگ برداشت کرنے کی طاقت ہے؟

(مناقب عمر بن الخطاب لا بن الجوزی ص ۱۵۴)

بکری کا بچہ بھی مر گیا تو.....

امیر المؤمنین، حضرت سید نامولی مشکل گشا، علی المُرتضی، شیر خدا کرَمُ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهُهُ الْكَرِيمُ فرماتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین، حضرت سید ناصر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ اونٹ پر سوار ہو کر بہت تیزی سے جا رہے ہیں، میں نے کہا: یا امیر المؤمنین! کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟ جواب دیا: صدائے کا ایک اونٹ بھاگ گیا ہے اُس کی تلاش میں جا رہا ہوں، اگر دریائے فرات کے گنارے پر بکری کا ایک بچہ بھی مر گیا تو بروز قیامت عمر سے اس کے بارے پوچھ چکھ ہوگی۔ (ایضاً ص ۱۵۳)

جہنم کو کثرت یاد کرو

حضرت سید نافاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: جہنم کو کثرت سے یاد کرو کیونکہ اس کی گرمی نہایت تھت اور گہرائی بہت زیادہ ہے اور اس کے گزار یعنی ہتھوڑے لو ہے کے ہیں۔ (جن سے مجرموں کو مارا جائیگا) (ترمذی ج ۴ ص ۲۶۰ حدیث ۲۵۸۴)

فرمانِ حُصَطَفَ علی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر رُودپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تھا رے لئے طہارت ہے۔ (ابی بل)

لوگوں کی اجازت سے بیٹھ المال سے شہد لینا

حضرت سید نافاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار بیمار ہوئے، طبیبوں نے علاج میں شہد تجویز کیا، بیٹھ المال میں شہد موجود تھا لیکن مسلمانوں کی اجازت کے بغیر لینے پر راضی نہ تھے، چنانچہ اسی حالت میں مسجد میں حاضر ہوئے اور مسلمانوں کو جمع کر کے اجازت طلب کی، جب لوگوں نے اجازت دی تو استعمال فرمایا۔ (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۲۰۹)

مُسَلَّل روزے رکھتے

حضرت سید نابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: حضرت سید ناعمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصال سے دوسال تک لگا تار روزے رکھتے رہے۔ دوسری روایت میں ہے: بقرہ عید و عیدِ افطر اور سفر کے علاوہ حضرت سید ناعمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مُسَلَّل روزے رکھتے تھے۔ (مناقب عمر بن الخطاب لا بن الجوزی ص ۱۶۰)

سات یا نو لقمے

حضرت سید نافاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ 7 یا 9 لقموں سے زیادہ کھانا نہیں کھاتے تھے۔ (احیاء الغلوم ج ۳ ص ۱۱۱)

اونٹوں کے بدن پر تیل مل رہے تھے

حضرت سید ناعمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ صدقے کے اونٹوں کے بدن پر قطْران (یعنی تیل) مل رہے تھے، ایک شخص نے عرض کی: حضرت! یہ کام کسی غلام سے کروالیتے! جواب دیا: مجھ سے بڑھ کر کون غلام ہو سکتا ہے، جو شخص مسلمانوں کا والی ہے وہ

فَرْمَانٌ مُصْطَدِّفٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: قَمْ جَهَنَّمْ بَحِيرَى هُوَ مَجْحُونْ بَرْدَرْ وَبَرْدَرْ هُوَ كَتْهَارَأَزْ رَوْدَرْ مَجْحُونْ تَكْ بَيْتَهَا هُوَ - (بلرانی)

(کنزُ الْعَمَالِ ج٥ ص ۳۰۳ رقم ۱۴۳۰)

ان کا غلام ہے۔

فاروقِ اعظم کا جنتی محل

محبوبِ ربِ العزَّتِ، رسولِ رَحْمَتِ، مالکِ جَنَّتِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی
یشارات کے مطابق حضرت سید نافاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَشَرَةَ مُبَشَّرَہ میں شامل
قط్طعی جنتی ہیں چنانچہ حضرت سید ناجا بر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
محبوبِ رَحْمَنِ، نبیِ غَيْبِ دان، رسولِ ذی شَانِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میں
جنت میں گیا، وہاں میں نے ایک محل دیکھا، استفسار کیا: (یعنی پوچھا) یہ محل کس کا ہے؟
فریشتے نے عرض کی: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔ میں نے چاہا کہ اندر داخل ہو کر اسے
دیکھوں لیکن (اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ!) تمہاری غیرت یاد آگئی۔ یہ سن کر حضرت سید نا عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ
آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر قربان، کیا میں آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر غیرت کر
سکتا ہوں؟ (بخاری ج ۲ ص ۵۲۵ حدیث ۳۶۷۹) اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

لَا وَرَبِّ الْعَرْشِ جَسْ كَوْ جَوْ مَلَأْنَ سَلَّا
بُتْتَ ہے کو نین میں نعمت رسول اللہ کی

خَاکَ ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی

پہلے شعر کا مطلب ہے: عَرْشِ اعظم کے پیدا کرنے والے پَرْ وَرَدَ گار عَزَّوَجَلَّ
کی قسم! جس کسی کو جو کچھ ملا ہے ہُصُورِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پاک در سے ملا ہے،
کیونکہ دونوں جہانوں میں رسولِ کریم عَلَيْهِ اَفْضُلُ النَّبِيُّوْنَ وَالشَّلِیْلُیْمَ ہی کا صدقہ تقسیم ہو رہا ہے۔

فرمانِ حُصَطْفَهُ علی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ زروہ پاک پڑھا لیا۔ اس پر سورتین نازل فرماتا ہے۔ (طریقی)

دوسرے شعر کے معنی ہیں: عشق رسول کی آگ میں جل کر خاک ہونے والوں کو (مرنے کے بعد) چین کی نیند نصیب ہوتی ہے کیونکہ روح و جان کے لئے **مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ** کی محبت اکسیر یعنی نہایت مؤثر اور مفید دوا کا درجہ رکھتی ہے۔

دُرَّهٗ پُرْتے ہی زَلَزَلَه جاتا رہا

ایک مرتبہ مدینہ مُنوَرَہ زادِ کمال اللہ عزیز فاؤ تنقیبیناً میں زَلَزَلَه آگیا اور زمین زور زور سے ہلنے لگی۔ یہ دیکھ کر کرامت و عدالت کی اعلیٰ مثال، صاحبِ عظمت و جلال، امیر المؤمنین، حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلال میں آگئے اور زمین پر ایک دُرَّه مار کر فرمانے لگے: قِرْرَى الْكُمْ أَعْدِلُ عَلَيْكَ (یعنی اے زمین! ٹھہر جا کیا میں نے تیرے اور پر عدل و انصاف نہیں کیا؟) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان جلالت نشان سنتے ہی زمین ساکن ہو گئی (یعنی ٹھہر گئی) اور زَلَزَلَه ختم ہو گیا۔ (طبقات الشافعیہ الکبری للسبکی ج ۲ ص ۳۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اللہ عزیز جل جل کے مقبول بندوں کو تھنی طاقت اور قوت حاصل ہوتی ہے اور وہ کس قدر بلند وبالا شان کے حاصل ہوتے ہیں۔ سچ ہے کہ جو خدا عزیز جل جل کے ہو جاتے ہیں خدائی (یعنی دنیا) ان کی ہو جاتی ہے۔

”عُمَرَ فَارُوقٌ“ کے ۸ حُرُوف کی نسبت سے 8 فضائلِ حضرتِ عُمَرَ بَنِ مَحْبُوبٍ رَبِّ اکبر

﴿۱﴾ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ يَعْنِي حضرت عُمر (رضی اللہ تعالیٰ

فَرَّجَانُ مُصْطَلِفٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میراذ کروادروہ مجھ پڑ رہو شیرش نہ پڑتے تو وہ لوگوں میں سے کوئی تین شخص ہے۔ (ابن حبیب)

عنہ) سے بہتر کسی آدمی پر سورج طلوں عنیں ہوا۔ (تیرمذی ج ۵ ص ۳۸۴ حدیث ۳۷۰)

تَرْجُمَانُ نَبِيٍّ هُمْ رَبَانٌ نَبِيٌّ
جَانٌ شَانٌ عِدَالٌ پَّلَاكُوْنُ سَلامٌ (حدائق بخشش شریف)

﴿۱﴾ آسمان کے تمام فرشتے حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی عزّت کرتے ہیں اور زمین کا
ہر شیطان ان کے خوف سے لرزتا ہے^(۱) ﴿۲﴾ لَا يُحِبُّ أَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ مُنَافِقٍ وَّ لَا
يُغِضُّهُمَا مُؤْمِنٌ لِيْنِي (حضرت) ابو بکر اور (حضرت) عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے مُؤْمِن
مَحَبَّت رکھتا ہے اور مُنَافِق ان سے بغض رکھتا ہے^(۲) ﴿۳﴾ عُمَرُ سَرَاجُ أَهْلِ
الْجَنَّةِ لِيْنِي (حضرت) عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اہلِ جنت کے پراغ ہیں۔^(۳) ﴿۴﴾ هَذَا
رَجُلٌ لَا يُحِبُّ الْبَاطِلَ لِيْنِي یہ (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) وہ شخص ہے جو باطل کو پسند نہیں
کرتا^(۴) ﴿۵﴾ ”تمہارے پاس ایک جتنی شخص آئے گا تو۔“ حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
تشریف لائے^(۵) ﴿۶﴾ رِضَا اللَّهِ رِضَا عُمَرَ وَرِضَا عُمَرَ رِضَا اللَّهِ لِيْنِي اللَّهُ
عَزَّوَجَلَّ کی رضا حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی رضا ہے اور حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی رضا
اللہ تعالیٰ کی رضا ہے^(۶) ﴿۷﴾ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ لِيْنِي
”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ نَعْمَرَ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی زبان اور دل پر حق جاری فرمایا۔“^(۷)

مُقَرَّر شہیر حکیمُ الْأُمَّة حضرت مفتی احمد یارخان عَلَيْهِ تَحْمِيلَةً لِحَنَانٍ اس حدیث
دینہ

(۱) تاریخ دمشق ج ۴۴ ص ۸۵ (۲) ایضاً ص ۲۲۵ (۳) مَجْمَعُ الرَّوَايَدِ ج ۹ ص ۷۷ حدیث ۱۴۶۱

(۴) مُسْنَد امام احمد ج ۵ ص ۳۰۲ حدیث ۱۵۵۸۵ (۵) تیرمذی ج ۵ ص ۳۸۸ حدیث ۳۷۱۴ (۶) جَمْعُ

الْجَوَاعِ لِلْسُّيُّوطِی ج ۴ ص ۳۶۸ حدیث ۱۲۵۰۶ (۷) تیرمذی ج ۵ ص ۳۸۳ حدیث ۳۷۰۲

فرمانِ مصطفیٰ علی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسّلہ: اس شخص کی ناک آلوہو جس کے پاس میراذگر ہوا وہ مجھ پر زرد پاک نہ پڑھے۔ (حکم)

پاک (نمبر ۸) کے تخت فرماتے ہیں: یعنی ان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں وہ حق ہوتے ہیں اور زبان سے جو بولتے ہیں وہ حق بولتے ہیں۔ (مراہج ص ۳۶۶)

صلوٰعَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

همیں حضرتِ عمر سے پیار ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ رب العالمین عزوجل نے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عالیشان مرتبہ عطا فرمایا اور یہ بت زیادہ عزت و شرافت اور فضیلت و کرامت سے نوازا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ رُفت نشان کو تسلیم کرنا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برحق جان کر راہ ہدایت کا روشن بینار سمجھنا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبّت و عقیدت رکھنا نہایت ضروری ہے جیسا کہ جلیل القدر صاحبی حضرت سیدنا ابوسعید خدمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ محبوب رب دو جہاں، شاہِ کون و مکان، سرورِ ذیشان صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کافرمانِ توجہ نشان ہے: مَنْ أَبْغَضَ عُمَرَ فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَمَنْ أَحَبَّ عُمَرَ فَقَدْ أَحَبَّنِي یعنی جس شخص نے حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے بعض رکھا اُس نے مجھ سے بعض رکھا اور جس نے حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی۔ (المُفَجِّمُ الْأَوْسَطُ ج ۵ ص ۱۰۲ حدیث ۶۷۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل اور اُس کے پیارے رسول صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پیارے، آسمانِ ہدایت کے چکتے و مکنے ستارے، کھی دل کے سہارے،

فرمانِ مصطفیٰ علی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر زنگ دو سوار زد پاک پڑھا اُس کے دوساری کے گناہ معاف ہوں گے۔ (کنز الدلیل)

غلامانِ مصطفیٰ کی آنکھوں کے تارے حضرت سیدنا ابو حفص عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان اور ان سے محبّت کرنے کا انعام آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبّت کرنا گویا رسول پاک، صاحبِ لواک، سیارِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبّت کرنا ہے اور معاذ اللہ عزوجل آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعض وعداوت تا جدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بعض وعداوت کے مترادف (مُثَرِّف) ہے، جس کا نتیجہ دنیا و آخرت کی ذلت و ذلالت ہے۔

وہ عمر وہ حبیب شہ بحر و بر وہ عمر خاصہ ہاشمی تاجر و
وہ عمر کھل گئے جس پر رحمت کے در وہ عمر جس کے آعداء پر شیدا سُقْر
اُس خدا دوست حضرت پر لاکھوں سلام

جس سے محبّت، اُسی کے ساتھ حشر

”بخاری شریف“ کی حدیث پاک میں ہے: خادمِ بارگاہ رسالت حضرت سیدنا اُس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول رحمت، شفیع روزی رقمامت، مُخْبِرِ احوالِ دنیا و آخرت سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا بتایا کی ہے؟ عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تو کوئی عمل نہیں، سو اس کے کہ میں اللہ عزوجل اور اُس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبّت کرتا ہوں۔ سرویر کائنات، شاہ

فَرْقَانٌ مُصَطَّفٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَحْمَضٌ پَرْدَرْ وَشَرِيفٌ پَرْ حَوَالَةَ عَزَّ وَجَلَّ تَمَّ پَرْ حَمَتْ بَحِيجَ كَا-

(ابن عدى)

موجودات، مَحْبُوبٌ رَبُّ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:
 اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ تِمَّ اُسِّی کے ساتھ ہو گے جس سے مَحَبَّتْ کرتے ہو حضرت سید نا اُس
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں کسی خبر نے اتنا خوش نہیں کیا جتنا سلطانِ دو جہاں صَلَّى اللَّهُ
 تعالیٰ علیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ کے اس فرمانِ مَحَبَّتْ نشان نے کیا کہ تم اُسی کے ساتھ ہو گے جس سے
 مَحَبَّتْ کرتے ہو۔ پھر حضرت سید نا اُس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں حُنُورِ نجیٰ کریم،
 رَءُوفٌ رَّحِيمٌ عَلَيْهِ أَفْضُلُ الصَّلَوةِ وَالثَّسْلِيمِ سے مَحَبَّتْ کرتا ہوں اور حضراتِ ابو بکر و عمر رضی
 اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی، الہذا اُمیدوار ہوں کہ ان کی مَحَبَّتْ کے باعث ان حضرات کے
 ساتھ ہوں گا اگرچہ میرے اعمالِ ان جیسے نہیں۔ (بخاری ج ۲ ص ۵۲۷ حدیث ۳۶۸۸)

ہم کو شاہ بخوبی سے پیار ہے ان شاء اللہ اپنا بیڑا پار ہے

اور ابو بکر و عمر سے پیار ہے

ان شاء اللہ اپنا بیڑا پار ہے

عظَمَتِ صَاحِبِه

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 192 صفحات

پر مشتمل کتاب، "سوائیح کربلا" صفحہ 31 پر حدیث پاک منقول ہے: حضرت سیدنا عبد اللہ بن مُفَقْلٌ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مردی ہے، مَحْبُوبٌ رَبُّ الْجَمَادِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کافر مان حقیقت بنیاد ہے: میرے اصحاب کے حق میں خدا سے ڈرو! خدا کا خوف کرو!! نہیں میرے بعد

فرمانِ حُصَطْفَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر خرست سے زروپاک پڑھو بٹک تھا راجھ پزوپاک پڑھاتا ہمارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (بخاری، مسلم)

نشانہ نہ بناؤ، جس نے انہیں محبوب رکھا میری مَحَبَّت کی وجہ سے محبوب (یعنی پیارا) رکھا اور جس نے ان سے بعض کیا اُس نے مجھ سے بعض کیا، جس نے انہیں ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی، جس نے مجھے ایذا دی پیش کیا اُس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی، جس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے گرفتار کرے۔ (ترمذی ج ۵ ص ۶۳ حدیث ۳۸۸۸)

هم کو اصحابِ نبی سے پیار ہے ان شاء اللہ اپنا بیڑا پار ہے

صَدَرُ الْأَفَاضِلِ حَضْرَتِ عَلَّامَ مَوْلَانَا سَيِّدِ مُحَمَّدِ نَعِيمِ الدَّينِ مُرَادَ آبَادِي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْهَادِي فرماتے ہیں: ”مسلمان کو چاہیے کہ صحابہ کرام (علیہم الرِّضوان) کا نہایت ادب رکھے اور دل میں اُن کی عقیدت و مَحَبَّت کو جگہ دے۔ اُن کی مَحَبَّت مُحُور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی مَحَبَّت ہے اور جو بد نصیب صحابہ کرام (علیہم الرِّضوان) کی شان میں بے ادبی کے ساتھ زبان کھولے وہ دشمنِ خدا و رسول ہے، مسلمان ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھے۔“ (سوانح کربلا ص ۳۱) میرے آقا علیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمة الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحاب مُحُور

نیجم ہیں اور ناؤ ہے عِشرَت رسول اللہ کی (حدائق بخشش)

اس شعر کا مطلب ہے کہ اہلسنت کا بیڑا (یعنی کشتی) پار ہے کیونکہ صحابہ کرام علیہم الرِّضوان ان کیلئے ستاروں کی مانند اور اہل بیت اطہار علیہم الرِّضوان کشتی کی طرح ہیں۔

فرمانِ حُصْنَةٍ مَلِئُ اللَّهِ الْعَالَمِ عَلَيْهِ وَالْوَسْلَمُ: جس نے مجھ پر ایک بارہ روپاں پڑھا اللہ عزوجل اُس پر دوس رجتیں بھیجا ہے۔ (سلم)

مردہ چیخنے لگا، ساتھی بھاگ کھڑے ہوئے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 413 صفحات پر مشتمل کتاب، "عیون الحکایات" حصہ اول صفحہ 246 پر حضرت سید ناامم عبد الرحمن بن علیؑ بوزی علیہ رحمة الله القوي تحریر فرماتے ہیں: حضرت سید ناخلف بن تمیم علیہ رحمة الله العظیم فرماتے ہیں کہ حضرت سید نابو الحصیب بشیر علیہ رحمة القديس کا بیان ہے کہ میں تجارت کیا کرتا تھا اور اللہ غفار عزوجل کے فضل و کرم سے کافی مال دار تھا۔ مجھے ہر طرح کی آسانیں میسر تھیں اور میں اکثر "ایران" کے شہروں میں رہا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ مجھے میرے مزدور نے بتایا کہ فلاں مسافر خانے میں ایک لاش بے گور و کفن پڑی ہے، کوئی دفنا نے والا نہیں۔ یہ سن کر مجھے اُس مرنے والے کی بے کسی پر ترس آیا اور خیر خواہی کی نیت سے تجهیز و تکفین کا انتظام کرنے کیلئے میں مسافر خانے پہنچا تو دیکھا کہ ایک لاش پڑی ہے جس کے پیٹ پر کچی اینٹیں رکھی ہیں۔ میں نے ایک چادر اُس پر ڈال دی، اُس لاش کے قریب اُس کے ساتھی بھی بیٹھے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ شخص یہت عبادت گزار اور نکو کار تھا، ہمارے پاس اتنی رقم نہیں کہ ہم اس کی تجهیز و تکفین کا انتظام کر سکیں۔ یہ سن کر میں نے اجرت پر ایک شخص کو کفن لینے اور دوسرے کو قبر کھودنے کے لئے بھیجا اور ہم لوگ ملکر اُس کی قبر کے لئے کچی اینٹیں تیار کرنے اور اُسے عُسل دینے کے لئے پانی گرم کرنے لگے۔ ابھی ہم انہیں کاموں میں مشغول تھے کہ یہاں کیک وہ

فُرْمَانِ حُصْطَنَةٍ علی اللہ العالیٰ علیہ والہ وسلم: جسے کتاب میں مجھ پر زور دیا کھلا تجھ بکھرنا اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (ابنی)

مردہ اٹھ بیٹھا، اینٹیں اُس کے پیٹ سے گر گئیں پھروہ بڑی بھی نک آواز میں
چیخنے لگا: ہائے آگ، ہائے ہلاکت، ہائے بر بادی! ہائے آگ، ہائے
ہلاکت، ہائے بر بادی! اُس کے ساتھی یہ خوفناک منظر دیکھ کر دہاں سے بھاگ کھڑے
ہوئے۔ لیکن میں ہمت کر کے اُس کے قریب گیا اور بازو پکڑ کر اُسے بلایا اور پوچھا: تو کون
ہے اور تیرا کیا معاملہ ہے؟ وہ کہنے لگا: ”میں گونے کا رہائش تھا اور بد قسمتی سے مجھے ایسے
بُرے لوگوں کی صحبت میں جو حضرت سید ناصدِ یقِ اکبر اور حضرت سید نا فاروقِ اعظم رضی
اللہ تعالیٰ عنہما کو گالیاں دیا کرتے تھے۔ مَعَادُ اللہِ عَزَّوجَلَّ! ان کی بُری صحبت کی وجہ سے میں

بھی ان کے ساتھ مل کر شیخین کریمین یعنی حضرت سید ناصدِ یقِ اکبر اور حضرت سید نا
فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالیاں دیتا اور ان سے نفرت کرتا تھا۔“ حضرت سید نا
ابوالحصیب بشیر علیہ رحمۃ الرَّحْمَنِ فرماتے ہیں: یہ سن کر میں نے توبہ و استغفار کی اور اسے کہا:
اے بدجنت! پھر تو تو واقعی سخت سزا کا مُسْتَحِق ہے لیکن یہ تو بتا کہ تو مر نے کے بعد زندہ
کیسے ہو گیا؟ تو وہ کہنے لگا: میرے نیک اعمال نے مجھے کوئی فائدہ نہ دیا۔ صاحبہ کرام رضوان
اللہ تعالیٰ علیہم آجیعنین کی گستاخی کی وجہ سے مجھے مر نے کے بعد گھسیٹ کر جہنم کی
طرف لے جایا گیا اور دہاں مجھے میراٹھ کانا دکھایا گیا اور کہا گیا: ”اب تجھے دوبارہ زندہ کیا
جائے گا تاکہ تو اپنے بد عقیدہ ساتھیوں کو اپنے دردناک آنجام کی خردے اور انہیں بتائے
کہ اللہ غفار عزوجل کے نیک بندوں سے دشمنی رکھنے والا آخرت میں کس قدر دردناک

فِرْمَانُ حُصْنَطَفِي مَلِئُ اللَّهِ الْعَالِي عَلَيْهِ وَالْوَسْلَمُ: جس نے مجھ پر ایک بارڈ روپاک پر حَلَّ اللَّهُ عَزُوزُ حَلَّ أَسْبُورْ رجتیں بھیجا ہے۔ (سلم)

عذاب کا مُسْتَحِق ہے۔ جب تو ان کو اپنے بارے میں بتا چکے گا تو تجھے دوبارہ تیرے اصلی ٹھکانے (یعنی جہنم) میں ڈال دیا جائے گا۔ ”بس! یہ خبر دینے کے لئے مجھے دوبارہ زندہ کیا گیا ہے تاکہ میری اس عبرت ناک حالت سے گستاخانِ صحابہ عبرت حاصل کریں اور اپنی گستاخیوں سے باز آجائیں ورنہ جو ان حضراتِ قُدُسَّیَّہ عَلَیْہِمُ الرِّضَاوَان کی شانِ عظمت نشان میں گستاخی کرے گا اُس کا انجام بھی میری طرح ہوگا۔ اتنا کہنے کے بعد وہ شخص دوبارہ مردہ حالت میں ہو گیا۔ اتنی دیر میں قبر کھودی جا چکی تھی اور کفن کا انتظام بھی ہو چکا تھا لیکن میں نے کہا: میں ایسے بدجنت کی تَجْهِيز و تَكْفِير ہرگز نہیں کروں گا جو شَيْخِينِ كَرِيمَيْن (یعنی حضرت سیدنا صدیق اکبر اور حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کا گستاخ ہوا اور میں تو اس کے پاس ٹھہرنا بھی گوار نہیں کرتا۔ یہ کہہ کر میں وہاں سے واپس چل دیا۔ بعد میں مجھے کسی نے خبر دی کہ اُس کے بعد قیدیہ ساتھیوں نے ہی اُس کو غسل دیا اور نمازِ جنازہ پڑھی۔ ان کے علاوہ کسی نے بھی نمازِ جنازہ میں شرکت نہ کی۔ حضرت سیدنا خالف بن تمیم علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْعَظِيمُ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا ابو الحصیب بشیر علیہ رَحْمَةُ القَدِیر سے پوچھا: کیا آپ اس واقعے کے وقت وہاں موجود تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے اپنی آنکھوں سے اُس بدجنت کو دوبارہ زندہ ہوتے دیکھا اور اپنے کانوں سے اُس کی باتیں سنیں۔ یہ واقعہ سن کر حضرت سیدنا خالف بن تمیم علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْعَظِيمُ نے فرمایا: اب میں گستاخانِ صحابہ کے اس عبرت ناک انجام کی خبر لوگوں کو ضرور دوں گا تاکہ وہ

فِرْقَانٌ مُصْطَدِفٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : جو شخص مجھ پر دُرود پاک پڑھتا بھول گیا وہ حجت کا راست بھول گیا۔ (طریق)

عبرت پکڑیں اور اپنی عاقبت کی فکر کریں۔ (عیون الحکایات (عربی) ص ۱۵۲)

رَبُّ الْأَنَامِ عَزَّوَجَلَّ هُمْ مِنْ صَحَابَةِ كَرَامِ عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانَ كَيْ شَانِ عَظَمَتْ نِشَانَ مِنْ
گستاخی و بے اذبی سے محفوظ رکھے اور تمام صحابہ کرام علیہم الرِّضْوَان کی سچی مَحَبَّت اور
اُن کی خوب خوب تعظیم کرنے کی سعادت عنایت فرمائے۔ اللَّهُ رَحْمَنٌ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو
اپنی حفاظت میں رکھے، ہمیں بے اذبوں اور گستاخوں سے ہمیشہ محفوظ و مامون رکھے اور ہم
سے کبھی ادنیٰ سی گستاخی بھی سرزد نہ ہو۔

مَحْفُوظٌ سَدَا رَكْنًا خَدَا بَيْنَ اَذْبُولَيْنَ

اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اذبی ہو (وسائل یعنی ۱۹۳)

أَمِينٌ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! گستاخوں کا آنجام بڑا دردناک و عبرتناک ہوتا ہے۔ ایسے
نامر اذمانے بھر کے لئے عبرت کا سامان بن جاتے ہیں۔ جو اللَّهُ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللَّهُ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسَلَّمَ کی پاک بارگاہوں میں نازیبا کلمات کہتے یا صحابہ کرام و اولیاء عَظَام
عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان کی مبارک شانوں میں مُخْرَفات (مُ-رَخْ-رَفَات۔ یعنی گالیاں) کہتے ہیں
آخرت میں تو بتاہی و بر بادی اُن کا مقدار ضرور بنے گی مگر وہ دنیا میں بھی ذلیل و رسوہ کر زمانے
بھر کے لئے نشانی عبرت بن جاتے ہیں اور حقیقی مسلمان کبھی بھی اُن کے عقاید و اعمال کی پیروی
نہیں کرتے۔ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ہمیشہ با ادب رہنے اور با ادب لوگوں یعنی عاشِقان رسول

فرمانِ حُصْنَةٍ علی اللہ تعالیٰ علیہ والد و سلم : جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھا تھیں وہ بحث ہو گیا۔ (ابن حنفی)

کی صحبت اختیار کرنے کی توفیقِ رفیقِ مرحمت فرمائے اور بے ادبوں اور گستاخوں کی صحبت سے ہماری حفاظت فرمائے۔ امین بجایِ الٰی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی عَلِیٰ وَسَلَّمَ

از خدا ہوئیم توفیقِ ادب بے ادب محروم گشت از فضلِ رب
(یعنی اپنے رب عزوجل سے توفیقِ ادب طلب کرو، بے ادب فضلِ رب سے محروم پھرتا ہے)

صلوٰۃ علی الحبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

فاروقِ اعظم کے متعلق عقیدہ اہلسنت

حضرت سید ناصر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق اہل سنت و جماعت کا عقیدہ جانتا ضروری ہے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“، جلد اول صفحہ 241 پر ہے: ”بعد آنیا و مرسیین (عَنْيَهُ الصَّلوةُ وَالسَّلَامُ)، تمام ثنویاتِ الی انس و حنف و ملک (یعنی فرشتوں) سے افضل صدیقِ اکبر ہیں، پھر عمر فاروقِ اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم، جو شخص مولیٰ علی کریم اللہ تعالیٰ وجہہ الکبیر کو صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل بتائے گراہ، بد نہ ہب ہے۔“ (بہارِ شریعت)

صحابہ میں ہے افضل حضرتِ صدیق کا رتبہ

ہے ان کے بعد اعلیٰ مرتبہ فاروقِ اعظم کا دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ترجیح والے

پاکیزہ قرآن، ”کنز الایمان مع خزانہ العرفان“، صفحہ 974 پر اللہ الْمَجِید عزوجل

فرمانِ حُصْنَةٍ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والرَّسُولِ: جس نے مجھ پر دشمنت بیان کیا تو پوپاک پڑھائے قیامت کے دن میری خفاقت ملے گی۔ (بیان از وادم)

سُورَةُ الْحَدِيد پارہ 27، آیت نمبر 29 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَإِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتَ لِتُبَيَّنُ ترجمہ کنز الایمان: اور یہ کہ فضل اللہ (عَزَّوجَلَّ) **مَنْ يَسْأَعُ طَوَّالَ الْفَضْلِ** کے ہاتھ ہے، دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ (عَزَّوجَلَّ) **الْعَظِيمُ** ⑨
برے فضل والا ہے۔

بِدْمَذْ هبَيَّت سے نُفَرَت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 56 صفحات پر مشتمل کتاب، ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ صفحہ 302 پر ہے: حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمازِ مغرب پڑھ کر مسجد سے تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی: کون ہے کہ مسافر کو کھانا دے؟ امیرُ الْمُؤْمِنِینَ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے خادم سے ارشاد فرمایا: اسے ہمراہ لے آؤ۔ وہ آیا (تو) اسے کھانا منگا کر دیا۔ مسافر نے کھانا شروع ہی کیا تھا کہ ایک لفظ اُس کی زبان سے ایسا نکلا جس سے ”بِدْمَذْ هبَيَّت کی بُو“ آتی تھی، فوراً کھانا سامنے سے اٹھوایا اور اسے نکال دیا۔ (کنزُ الغُتَّال ج ۱۰ ص ۱۱۷ رقم ۲۹۳۸۴)

فَارِقِ حَقٍّ وَ بَاطِلِ اِمَامِ الْحَدِيدِ

تَنْجِ مَسْلُولِ شَهَادَتٍ پَّرِ لاَكْحُوْنِ سَلامٍ (حدائقِ بخشش شریف)

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تعالیٰ علیہ کے اس شعر کا مطلب ہے: حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق و باطل میں فرق کرنے والے، پیدائیت کے امام اور اسلام کی جمایت میں سختی سے بلند کی ہوئی تلوار کی طرح میں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لاکھوں سلام ہوں۔

فَرْمَانٌ مُصْطَلِّفٌ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْوَسْلَمِ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر ذرود شریف شپڑھا اس نے جھاکی۔ (عبد الرزاق)

بدمنہبؤں کے پاس بیٹھنا حرام ہے

”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ صفحہ ۲۷۷ پر امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے

بدمنہبؤں کے پاس بیٹھنے کا حکم پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: ”(بدمنہبؤں کے پاس بیٹھنا) حرام ہے اور بد مذہب ہو جانے کا اندیشہ کامل اور دوستانہ ہو تو دین کے لیے زہر قاتل۔“

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ایا کُمْ وَ ایا هُمْ لَا يُضْلُّونَکُمْ وَ لَا يَفْتَنُونَکُمْ یعنی انہیں اپنے سے دُور کرو اور ان سے دُور بھاگو وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ

تمہیں فتنے میں نہ ڈالیں۔ (مقدمہ صحيح مسلم حدیث ۷ ص ۹) اور اپنے نفس پر اعتماد کرنے والا (آدمی) بڑے کذب (یعنی یہتہ ہی بڑے جھوٹے) پر اعتماد کرتا ہے، انہا اکذب

شئٰ إِذَا حَلَفْتَ فَكَيْفَ إِذَا وَعَدْتَ (نفس اگر کوئی بات فتنہ کھا کر کہ تو سب سے بڑھ کر جھوٹا ہے نہ کہ جب خالی وعدہ کرے) صحیح حدیث میں فرمایا: جب دجال نکلے گا، کچھ (افراد) اسے تماشہ کے طور پر دیکھنے جائیں گے کہ ہم تو اپنے دین پر مُسْتَقِيم (یعنی قائم) ہیں، ہمیں اس سے کیا نقصان ہو گا؟

وہاں (یعنی دجال کے پاس) جا کر وہ یہی ہو جائیں گے۔ (ابوداؤد ۴ ص ۱۵۷ حدیث ۴۳۱۹)

حدیث میں ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حس قوم سے دوستی رکھتا ہے اُس کا حشر اسی کے ساتھ ہو گا۔

(الْمَعْجَمُ الْأَوْسَطُ ج ۵ ص ۱۹ حدیث ۶۴۰)

آقا نے اپنے مشتاق کو سینے سے لگا لیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا عزوجل عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

فرمانِ حُصْنَةٍ علی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر روزِ چھڈ روزِ شریف پڑھ گائیں قیامت کے دن اُس کی خطا عنت کروں گا۔ (کنز العمال)

پانے، دل میں صاحبہ رکرام واولیاءِ عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم آجیین کی مَحَبَّت جگانے، نیک صحبوں سے فیض اٹھانے، نمازوں اور سُنُوں کی عادت بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدْنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہتے، عاشقانِ رسول کے مَدْنی قافلوں میں سُنُوں کی تربیت کیلئے سفر اختریار کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور اپنی آخرت سنوارنے کیلئے روزانہ ”فکرِ مدینہ“ کے ذریعے مَدْنی ایشامات کا رسالہ پر کیجئے اور ہر مَدْنی ماہ کے ابتدائی 10 دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنائیجئے۔ ہفتہ وار سُنُوں بھرے اجتماع میں شرکت کیجئے اور دعوتِ اسلامی کے ہر لعزیز مَدْنی چیزوں کے سلسلے دیکھئے۔ ان شاء اللہ عَزَّوجَلَ آپ اپنے دل میں اللہ عَزَّوجَلَ کے مُقَرَّبِیں و صالِحین کی مَحَبَّت کو دن بدن بڑھتا ہوا محسوس فرمائیں گے، اللہ عَزَّوجَلَ کے فضل و گرم سے ان نُفُوسِ قُدُسیَّہ کا فیضان اور ان کی نظرِ شفقت شامل حال ہوگی۔ تر غیب کیلئے ایک مَدْنی بہار پیش کی جاتی ہے چنانچہ شاخوانِ رسول مقبول، بلبلِ روضۃ رسول، مداح صحابہ وآلِ بُتُول، گلزارِ عطاء کے مُشكِبَار پھول، مبلغ دعوتِ اسلامی الحاج ابو عُمید قاری حاجی مشتاق احمد عطاء ری علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِی کی وفات سے چند ماہ قبل مجھے (سگِ مدینہ غُفرانی عَنْہُ کو) کسی اسلامی بھائی نے ایک مکتوب ارسال کیا تھا، اُس میں انہوں نے بُقْسُم اپنا واقعہ کچھ یوں تحریر کیا تھا: میں نے خواب میں اپنے آپ کو سُنہری جالیوں کے رو برو پایا، جانی مبارک میں بنے ہوئے تین سوراخ میں سے ایک سوراخ میں جب جھانکا تو ایک درُبَا منظر

فرمانِ مصطفیٰ علی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر رُودپاک کی کثرت کرو بے شک یہاڑے لئے طہارت ہے۔ (ابی بل)

نظر آیا، کیا دیکھتا ہوں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُطرِ پسینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرمائیں اور ساتھ ہی شیخین کریمین یعنی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی حاضرِ خدمت ہیں۔ اتنے میں حاجی مشناق عطاری علیہ رحمۃ اللہ التباری بارگا و محبوب باری صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے سرکارِ عالیٰ وقار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حاجی مشناق عطاری کو سینے سے لگایا اور پھر کچھ ارشاد فرمایا مگر وہ مجھے یاد نہیں پھر آنکھ کھل گئی۔

آپ کے قدموں سے لگ کر موت کی یامصطفیٰ

آرزو کب آئے گی بَرَیکس و مجبور کی

صلوٰۃٰ علی الحبیب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

عمر کی موت پر اسلام روئے گا

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائیں غیوب، منزہ عن العیوب صَلَّی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : مجھے جبرایل (علیہ السلام) نے کہا ہے کہ اسلام عمر کی موت پر

(حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۱۷۵) روئے گا۔

مرضِ الوصال میں بھی نیکی کی دعوت

امیر المؤمنین، حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جب قاتلانہ حملہ ہوا تو

ایک نوجوان تسلی دینے کے لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے

فرمانِ حُصْنَةٍ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر ذرود پڑھو کہ تمہارا ذرود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (بُرَان)

امیرُ الْمُؤْمِنِین! اللہ کی طرف سے آپ کو بشارت ہو کیونکہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علی علیہ وآلہ وسلم کی صحبت اور اسلام میں سبقت نصیب ہوئی، جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اور جب خلیفہ بنائے گئے تو عدل و انصاف کیا پھر آپ شہید ہونے والے ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”میں چاہتا ہوں کہ یہ اُمُورِ میرے لیے برابر برابر ہو جائیں، نہ مجھ پر کسی کا حق نکلنے میرا کسی پر۔“ جب وہ شخص جانے لگا تو اس کی چادر زمین کو چھوڑی تھی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس کو میرے پاس لا۔ جب وہ آگیا تو فرمایا: اے بھتیجے! اپنے کپڑے کو اوپ کر لے یہ تیرے کپڑے کو زیادہ صاف رکھے گا اور یہ اللہ کو بھی پسند ہے۔

(بخاری ج ۲ ص ۵۲۲ ۳۷۰۰ حدیث)

شدید رُخْمی حالت میں نَماز

جب حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو عرض کی گئی: اے امیرُ الْمُؤْمِنِین! نَماز (کا وقت ہے) فرمایا: جی ہاں، سنئے! ”جو شخص نَماز ضائع کرتا ہے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔“ اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شدید رُخْمی ہونے کے باوجود نَماز ادا فرمائی۔ (كتاب الكبائر ص ۲۲)

قَبْر میں بدن سلامت

”بخاری شریف“ میں ہے: حضرت عزیزہ بن زیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خلیفہ ولید بن عبد الملک کے زمانے میں جب روضہ متورہ کی دیوار گری تو لوگ اُس کو

فرمانِ مصطفیٰ علی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ زرود پاک پڑھا لیا غزوہ حجاؤ اس پر سورتین نازل فرماتا ہے۔ (طہرانی)

بنانے لگے، (بنا کھو دتے وقت) ایک پاؤں ظاہر ہوا تو سب لوگ گھبرا گئے اور لوگوں نے
گماں یہ کیا کہ یہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قدم مبارک ہے اور کوئی ایسا شخص
نہ ملا جو اسے پہچان سکتا تو حضرت عروہ بن زیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: لا، وَاللَّهِ مَا هَيْ
قَدْمُ النَّبِيِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، مَا هَيْ إِلَّا قَدْمُ عُمَرَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ۔ یعنی خدا کی قسم یہ
حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قدم شریف نہیں ہے بلکہ یہ حضرت عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم مبارک
ہے۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۴۶۹ حدیث ۱۳۹۰)

جیں میلی نہیں ہوتی دھن میلا نہیں ہوتا

غلامانِ محمد کا کفن میلا نہیں ہوتا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت
اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدار رسالت،
شہنشاہِ نبوت، مصطفیٰ جانِ رحمت، شمع بزمِ برایت، بو شہ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
کافر مانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس
نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

سینہ تری سنت کا مدینہ بنے آتا

جنت میں پڑوی مجھے تم اپنا بنانا

فَرْقَانٌ مُصْطَلِّفٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا رہ بھجو پڑو زور شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کوئی تین شخص ہے۔ (انجہ ذہب)

صَلَّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
”كِرْمٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ“ کے تیرہ حُرُوف کی نسبت
سے پانی پینے کے ۱۳ مَدَنِی پھول

✿ دو فرآمین مصطفیٰ ﷺ اونٹ کی طرح

ایک ہی سانس میں مت بیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیا اور پینے سے قبل بِسْمِ اللَّهِ پڑھو اور فراغت پر الْحَمْدُ لِلَّهِ کہا کرو (ترمذی ج ۳ ص ۳۵۲ حدیث ۱۸۹۲) ﴿۲﴾ نبی اکرم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد ج ۳ ص ۴۷۴ حدیث ۳۷۲۸)

مُفْسِرٌ شہیر حکیمُ الْأُمَّةَ حضرت مفتی احمد یار خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ النَّخْشَانِ اس حدیث پاک کے تجھت فرماتے ہیں : برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہر لیلی ہوتی ہے اس لیے برتن سے الگ منہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاں منہ سے ہٹالو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہر و، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر بیو۔ (مراۃ ح ۶ ص ۷۷ البیتہ درود پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نسبت شفای پانی پر دم کرنے میں حرج نہیں) پینے سے پہلے بِسْمِ اللَّهِ پڑھ لجئے ﴿چوس کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ پیسیں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے چگر LEAVER کی بیماری پیدا ہوتی ہے﴾ پانی تین سانس میں پیسیں ﴿بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے﴾ کوٹے وغیرہ سے وضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شفا ہے کہ یہ آب زم زم

فرمانِ حُصْنَةٍ علی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: اس شخص کی ناک آلو دہ جس کے پاس میراذگر ہوا وہ مجھ پر زد روپاک نہ پڑھے۔ (حکم)

شریف کی مشاہد رکھتا ہے، ان دو (یعنی ضوکا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے علاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔ (ماخوذ از: فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۵۷۵ ج ۲۱ ص ۶۶۹) یہ دونوں پانی قبلہ زد ہو کر کھڑے کھڑے پینی ﴿ پینے سے پہلے دیکھ لجھے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے (إِتْحَافُ السَّادَةِ لِلرَّبِّيَّ) ج ۵ ص ۵۹۴) ﴿ پی چکنے کے بعد الْحَمْدُ لِلَّهِ كَبِيَرٌ ﴾ حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سید نا امام محمد بن محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھ کر پینا شروع کرے پہلی سانس کے آخر میں الْحَمْدُ لِلَّهِ دوسرا کے بعد الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور تیسرا سانس کے بعد الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھے (إِحْيَا الْعُلُومِ ج ۲ ص ۸) ﴿ گلاس میں بچ ہوئے مسلمان کے صاف سترے جھوٹے پانی کو قابل استعمال ہونے کے باوجود خونواہ پھینکنا نہ چاہئے ﴾ مَنْقُولٌ هے: سُورُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شفاء ہے (الفتاویٰ الفقهیہ الکبریٰ لابن حجر الهیتمی ج ۴ ص ۱۱۷، کشف الخفاء ج ۱ ص ۳۸۴) ﴿ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پینیے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لجھئے۔

ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ دو گتھ (۱) ۳۱۲ صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ حصہ ۱۶ اور (۲) ۱۲۰ صفحات کی کتاب ”سنتیں اور آداب“ ہدایتیہ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے

فِرَقَانٌ مُصْطَلِّفٌ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دو نکھڑ دوس بار دو دیاں کے دوس سال کے گناہوں کے عاف بول گے۔ (کنز الدلائل)

مَدْنِی قَلْوَوْ میں عَاشِقَانِ رَسُولَ کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سکینے ستیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو خشم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلَوَاعَلَى الْحَبِيبِ! صَلَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ



طالب علم یاد
لائق و منجزت و
بے حساب ہست
الفروضیں آتا
کاپڑوں



۱۴۳۲ھ ذوالحجۃ الحرام

6 - 11 - 2012

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیجئے

شادی غیری کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلویں میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مدد نی پھولوں پر مشتمل پیغمبرتقیم کر کے ثواب کا یہی گاہکوں کو بہتیث ثواب تخفیف میں دینے کیلئے اپنی ذکاؤں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا نیچوں کے ذریعے اپنے محلے کے گھر گھر میں ماہنہ کم از کم ایک عدد سنتوں بھرا رسالہ یا مدد نی پھولوں کا پیغمبرتقیم کی دعوت کی دھومیں چاہیے اور خوب ثواب کمائے۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر زور دشیریف پڑھوں لیں اعز و حلق تمر رحمت بھیجے گا۔ (دمندر)

خدا کے فضل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا

(۱۹ اشویں المکرم ۱۴۳۳ھ۔ بمطابق 2012-09-16)

خدا کے نفل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا خدا ان کا محمد مصطفیٰ فاروقِ اعظم کا
کرم اللہ کا ہر دم نبی کی مجھ پر رحمت ہے مجھے ہے د جہاں میں آسرا فاروقِ اعظم کا
پس صدیق اکبر مصطفیٰ کے سب صحابہ میں ہے بے شک سب سے اوچا مرتبہ فاروقِ اعظم کا
گلی سے ان کی شیطان دُم دبا کر بھاگ جاتا ہے ہے ایسا رُعاب ایسا دبدبہ فاروقِ اعظم کا
صحابہ اور اہلبیت کی دل میں محبت ہے بکھیاں رضا میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا
رہے تیری عطا سے یاخدا! تیری عنایت سے ہمارے ہاتھ میں دامن سدا فاروقِ اعظم کا
بھک سکتا نہیں ہرگز کبھی وہ سیدھے رستے سے کرم جس بخٹ و پر ہو گیا فاروقِ اعظم کا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
خدا کی خاص رحمت سے محمد کی عنایت سے جہنم میں نہ جائے گا گدا فاروقِ اعظم کا
سدا آنسو بھائے جو نعم عشقِ محمد میں دے ایسی آنکھ یارب! واسطہ فاروقِ اعظم کا
مجھے حج و زیارت کی سعادت اب عنایت ہو وسیلہ پیش کرتا ہوں خدا فاروقِ اعظم کا
اللہ! ایک مدت سے ہری آنکھیں پیاسی ہیں دکھا دے سبز گنبد واسطہ فاروقِ اعظم کا
شہادت اے خدا عطا کو دیے مدینے میں
کرم فرماء اللہ! واسطہ فاروقِ اعظم کا

بُنَانٌ مُصْطَفٌ صَلَى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْهُوَ وَسَلَّمَ: مَنْجَرِيَّ كُثُرَتْ سَعْيَ رُوَّاْبَكْ بِرَحْبَيْ شَكْ تَهَارِيْمَجْهَرِيْ بِرَزْوَرَكْ بِرَوَّاْبَكْ بِرَحْنَا تَهَارِيْمَنْجَرِيْتَهْ بَهْ (جامِعِ صَفَرْ)

فہرست

قرآن مصطفیٰ مائی اللہ تعالیٰ علیہ والو سلم: جس نے مجھ پر ایک بارہ روپاں پڑھا اللہ عزوجلٰ اس پر دس حصیں بھیجا ہے۔ (سلم)

ما خذ و مراجح

كتاب	مطبوعة	كتاب	مطبوعة
الطبقات الکبریٰ	دارالكتب العلمية بيروت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	قرآن مجید
مناقب عمر بن الخطاب	دارالحياء التراث العربي بيروت	Dar Al-Kutub Al-Arabiyyah	تفہیم کیر
تاریخ دمشق	دارالكتب العلمية بيروت	بخاری	
تاریخ الحنفاء	دارالحمد حرمہ	صحیح مسلم	
الزیاض العصرۃ	دارالحياء التراث العربي بيروت	ابوداؤد	
جیہۃ اللہ علی العالمین	دارالفنون رشہند	ترمذی	
المرحد لابن احمد	دارالعرفت	موطئ امام مالک	
المرحد لابن المبارک	دارالكتب العلمية بيروت	مشکوٰۃ المصانع	
احیاء العلوم	دارالفنون	مسند امام احمد	
التحف السادۃ	دارالفنون	مصنف ابن ابی شیبہ	
کتاب الکبار	پشاور	مجمع اوسط	
العظمة	دارالفنون	مجموع الزوائد	
عيون الحکایات	دارالكتب العلمية بيروت	جمع الجواع	
الفتاویٰ الفقہیۃ الکبریٰ	دارالكتب العلمية بيروت	کنز العمال	
تماویٰ رضویہ	رشانا فنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور	کشف الخفاء	
بہار شریعت	دارالفنون	مرقاۃ الفاتح	
سوائی کربلا	ضیاء القرآن پلی کمپنی مرکز الاولیاء لاہور	مراء	
اسلامی زندگی	دارالكتب العلمية بيروت	حلیۃ الاولیاء	
کرامات صحابہ	دارالكتب العلمية بيروت	دائلیۃ الرؤوفۃ	

سُقْتَ کی بہاریں

الحمد لله عاذل علی قرآن و ملکت کی عالیگیر نعمتی اور تکمیلی دعوت اسلامی کے تجھے تجھے مذکونی
ماحل میں بکریت نعمتیں سمجھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر خبرات طرب کی آنار کے بعد آپ کے شہر میں ہوتے
ہاں دعوت اسلامی کے بخواہار شکرانوں پر ایجاد میں رضاۓ الہی کیلئے بخوبی بخوبی مذکون کے سامنے ساری
رات گزارنے کی مذکونی ایجاد ہے۔ عاذۃ اللہ عاذل کے مذکونی قافلوں میں یعنی ثواب شکرانوں کی ترتیب کیلئے سفر
اور روزانہ گھر میں کے ذریعے مذکونی احتمالات کا سالانہ کر کے ہر خذلی ماہ کے ابتدائی ۱۰ دن کے اندر اندھر
اپنے بیان کرنے والوں کی قدر تحقیق کرنا نہ کامول ہائے، ان شفاعة اللہ عاذل اس کی ترتیب سے پایہزست
بننے کا ہوں سے فلت کرنے اور ای ان کی حفاظت کیلئے کوئی مذکونی ہونے چاہئے گا۔

ہر اسلامی ایسا کیا ہے جو اسے کہ "محظاً میں اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی
کوشش کرتی ہے۔ ان شفاعة اللہ عاذل اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے "مذکونی احتمالات" پر مل اور ساری
دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "مذکونی قافلوں" میں سفر کرتا ہے۔ ان شفاعة اللہ عاذل



ISBN 978-969-579-673-3



0109029



كتبه العظمى فيشان مدينة، محله سوداگران، برقاني سبزی منڈی، باب المدينة (كرابي)
(رسانة عدواني) 021-34921389-93 Ext: 2634 MC 1286

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net